پیشاب کا حکم بیان ہوگا اور اس کے دھونے کی کیفیت بتلائی جاوے گی ــــ نئے عنوان میں اس نے بچہ کو مطلق لکھ دیا، حالانکہ جس بچے کا دودھ چھڑایا جائے اس کا حکم یہ نہیں، اسی طرح بچی کا حکم یہ نہیں ہے۔ اصل عنوان میں دھونے کی کیفیت کے الفاظ ہیں جو امام مسلمؒ نے حدیث سے سمجھا ہے نہ کہ صرف چھڑکنا ــــ اس عنوان کے ماتحت دوسری حدیث امام مسلمؒ نے نقل فرمائی ہے جس میں ہے کہ لم یغسلہ غسلاً ــــ جس کا مطلب یہ ہے کہ اہتمام سے نہیں دھویا ــــ مترجم نے اس روایت کو لکھا ہی نہیں اور صرف لم یغسلہ کی روایت کا ترجمہ کر دیا کہ اس کو دھویا نہیں۔ غیر عالم اردو خواں اس سے بچے کے پیشاب کو پاک سمجھ کر اس پر پانی چھڑک دے گا اور سمجھے گا کہ امام مسلمؒ کے فتویٰ پر عمل کر لیا، نتیجۃً وہ پلیدی اور بھی پھیل جاوے گی۔ حالانکہ دوسری روایت سے اس کی وضاحت ہو سکتی تھی ــــ اس کے علاوہ لوح کتاب پر لکھا ہے کہ "صحیح مسلم مع شرح علامہ نوویؒ" مگر یہاں علامہ نوویؒ نے جو کچھ تحریر فرمایا ہے کہ بچے کا پیشاب بالاجماع نجس اور پلید ہے، وغیر ذلک۔ اس کا ایک لفظ بھی نہیں دیا گیا۔

ان دو مثالوں سے ہی آپ اندازہ لگا سکتے ہیں کہ احکام سے متعلق جو خالی تراجم تجارتی اغراض کے ماتحت چھاپ دیئے جاتے ہیں اُن سے غیر عالم اردو خوانوں کو نہ صرف یہ کہ کوئی فائدہ نہیں ہوتا بلکہ مذہبی تنگی میں سخت نقصان اٹھانا پڑتا ہے ــــ آپ دینی کتابیں ضرور پڑھیں مگر احکام کی نہیں فضائل اور ترغیبات کی، اور احکام معتمد اور متدین علماء سے بوقت ضرورت معلوم کر لیا کریں ــــ فضائل اور ترغیب و ترہیب کے سلسلہ میں حضرت شیخ الحدیث مولانا محمد زکریا صاحبؒ، حکیم الامۃ حضرت تھانویؒ اور حکیم الاسلام حضرت مولانا قاری محمد طیب صاحبؒ کی کتابیں اکسیر ہدایت ہیں ان کو بڑے اطمینان سے پڑھیں، انشاء اللہ ثم انشاء اللہ بہت ہی فائدہ ہوگا ــــ (فقط واللہ اعلم)

(حضرت مولانا قاضی) عبد الکریم غفرلہ۔ کلاچی

اہلِ علم کے لیے ایک نادر علمی تحفہ

● چند دن ہوئے دار العلوم دیوبند کے مفتی اعظم حضرت مولانا مفتی نظام الدین صاحب مدظلہ العالی نے کمال شفقت سے ہمیں ایک کتاب بنام فتح الرحمٰن فی اثبات مذہب النعمان (عربی) ارسال فرمائی۔ یہ کتاب حدیث تاریخ میں پہلی بار شائع ہوئی ہے جس کے مصنف محدث کبیر حضرت شیخ عبد الحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ ہیں اور موصوف کی یہ سب سے آخری تصنیف ہے جس میں مسلک احناف کو احادیث مبارکہ سے مزین کیا گیا ہے۔ اور مشکوٰۃ شریف کے طرز پر اس کی تعمیر کی گئی ہے۔

حضرت الشیخؒ اس تصنیف کی وجہ بیان کرتے ہیں کہ جب میں مشکوٰۃ شریف پڑھتا تھا تو یہ شبہ پیدا ہوا کہ مسلک احناف کے پاس سرمایۂ حدیث پاکہ سے نہیں یا ہے مگر بہت کم اور ان کے مسلک کی بنیاد اکثر رائے و قیاس پر ہے۔